שמע ישראל יהוה אלהינו יהוה אחד

سُن اے اسرائیل ! خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے ۔

שמע ישראל יהוה אלהינו יהוה אחד

سُن اے اسرائیل ! خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے ۔

از: حُنین وقاص خان

شیماع استثنا ۶: ۴-۹ کا پہلا لفظ ہے جسکا اردو ترجمہ تُو سن کیا گیا ہے اسے حرفِ عام میں کلمہِ شیماع بھی کہا جاتا ہے یہ ہمیشہ ہی سے یہودی اور مسیحی ایمان کی بنیاد رہا ہے۔ یہودیت میں یہ روزانہ کی دعاؤں میں دو بار پڑھی جاتی ہیں اور والدین پر فرض ہے کہ وہ ہر رات کو سونے سے پہلے اپنے بچوں کو یہ آیات سکھائیں۔ اہل یہود نے ان میں اضافہ کر کہ تین حصوں میں تقسیم کیا ہے جس کا پہلا حصہ استثنا ۶: ۴-۹ دوسرا حصہ استثنا ۱۱: ۱۳-۱۱ اور تیسرا حصہ گنتی ۱۵: ۳۷-۴۱ ہے۔ جب مسیح یسوع سے پوچھا گیا کہ حکموں میں سے سب سے بڑا حکم کون سا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ مرقس ۱۲: ۲۹-۳۰

یسوع نے جواب دیا کہ اول یہ ہے کہ اے اسرائیل سن خُداوند ہمارا خُدا ایک ہی خُداوند ہے۔ اور تُو خُداوند اپنے خُدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔

لہٰذا یہ ادنیٰ سی کاوش اسی امر میں کی گئی ہے کہ حکموں میں سب سے بڑے حکم کو اسکی اُسی زبان میں سیکھا جائے جس میں اسے خُداوند خُدا نے ارشاد فرمایا تھا اور مسیح یسوع نے دہرایا تھا۔ اس کام کو انجام دینے میں سب سے پہلے میں اپنی پیاری والدہ محترمہ کا بے حد شکر گزار ہوں جو ہمیشہ میرا حوصلہ بڑھاتی رہیں تا کہ میں کتابِ مقدس کو اور بہتر طرح سے سیکھ کر مسیح کی امت کے کام آسکوں اسکے بعد اس کام کو کرنے میں میری ہر ممکن مدد کرنے والے بھائی پاسٹر قیصر الیاس صاحب کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں جو ہمیشہ میری مدد اور اصلاح کے لئے کمر بستہ رہتے ہیں اسکے بعد بھائی وقار آرئین اور بھائی عوبید کھوکھر کا بھی بے حد مشکور ہوں جنہوں نے میری رہنمائی کی۔ ہر ممکن طرح سے اس کتابچہ کو عام قاری کے لئے آسان بنانے کی کوشش کی گئی ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ اسے ہر طرح کی اغلاط سے پاک رکھا جائے تو بھی اگر قاری کو اس میں کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو راقم الحروف اپنی اصلاح کے لئے ہمیشہ تیار ہے۔ اُمید ہے کہ اہل تحقیق کے لئے یہ چھوٹی سی کوشش کارمد ثابت ہوگی۔

دُعاؤں کا طالب مسیح میں سب سے چھوٹا

حُنین وقاص خان

0346-2091116

عبرانی زبان کی مختصر تاریخ

عبرانی بائبل جسے مسیحی پرانا عہد نامہ اور یہودی تناخ کہتے ہیں ایک قدیم تحریر ہے جو صدیوں کا سفر کر کہ ہم تک پہنچی ہے، یہ ایک ایسی زبان میں قلم بند ہے جسے اردو میں عبرانی، انگریزی میں Hebrew اور عبرانی میں عوریت کہا جاتا ہے یہ بلاشبہ دنیا کی قدیم ترین زبانوں میں سے ایک زبان ہے۔ کتابِ مقدس جس زبان میں خُدا تعالی نے قلم بند کروائی ہے وہ ہماری جدید زبانوں یہاں تک کہ جدید عبرانی سے بھی بہت مختلف ہے۔ ہر زبان پر اسکے بولنے یا لکھنے والے کی زندگی، خیالات، ثقافت، تہذیب اور روایات کا کا گہرا اثر ہوتا ہے جنہیں جانے بغیر ہم مصنف یا مخاطب کی بات کے درست مفہوم و مقاصد کا اندازہ اپنے معاشرے اور ثقافت کے زیر اثر نہیں لگا سکتے۔ اسی طرح کتاب مقدس جس زبان میں لکھی گئی ہے اس زبان پر قدیم عبرانی النسل لوگوں کی تہذیب، انکی ثقافت، رہن سہن، خیالات اور روایات کا گہرا اثر ہے جسے ہم تب تک درست طرح نہیں سمجھ سکتے جب تک ہم ایک عبرانی کی طرح نہ سوچیں یا سمجھیں ایسا کرنے کے لئے عبرانی زبان سے واقفیت پہلا قدم ہے۔ اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں کے بنا عبرانی سیکھے ہم بائبل مقدس کو سمجھ ہی نہیں سکتے بلکہ اسکا مقصد صرف یہ ہے جب ہم ترجمہ کی تلاوت کرتے ہیں تو یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسا کوئی اپنے محبوب کی چھٹی کسی دوسرے سے پڑھوائے، خُدا ہمارا محبوب ہے، ہم اسکی یعنی کلیسیاء اسکی دلہن ہیں اور خُدا نے ایک پیار بھری چھٹی ہمارے لئے لکھی ہے جسے ہم بائبل مقدس کہتے ہیں جب ہم ترجمہ کی تلاوت کرتے ہیں تو وہ چھٹی ہمارے لئے ہمارا مترجم پڑھ رہا ہوتا اور ہم اپنے محبوب کے پیغام کو سمجھنے کے لئے صرف اور صرف اس پر انحصار کر رہے ہوتے ہیں۔ کوئی مترجم اس کام کو کس قدر خوبی سے ادا کرتا ہے یہ آپ تب تک نہیں جان سکتے جب تک آپ خود اس زبان کو نہ سمجھیں جس میں وہ چھٹی لکھی گئی ہے۔ یقنا مترجم نیک نیت ہے مگر اغلاط سے مبرا نہیں، اس طرح آپ اور آپکے محبوب کے درمیان ایک خلا پیدا ہو جاتا ہے جسے مترجم پورا کرتا ہے اور آپ صرف اسی کے ذریعہ سے اپنے محبوب کی بات سن اور سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ امر کس حد تک درست ہے یہ فیصلہ کرنا آپکا کام ہے۔

ہم کلام میں پڑتے ہیں کہ بابل کا برج بننے تک تمام روئی زمین پر صرف ایک ہی زبان تھی (پیدائش ۱۱)۔ جدید سائنس بھی اس بات سے متفق ہے کہ دنیا میں موجود تمام زبانیں عین ممکن ہے کہ کسی ایک زبان سے بنی ہوں۔ راقم الحروف کا ماننا ہے کہ وہ زبان قدیم عبرانی کے قریب تر تھی۔ بابل کے برج سے بننے والی زبانیں اگر چہ درج نہیں تاہم ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کے خُدا نے لوگوں کو کہاں کہاں پر گندہ کیا۔ پیدائش ۵ باب میں ہمیں حضرت آدم سے حضرت نوح تک کا نسب نامہ ملتا ہے جہاں ہر ایک نام اسکے کردار کو بیان کرتا ہے اور ان تمام ناموں کے معنی صرف عبرانی زبان میں بیان ہوتے ہیں یا ان ناموں کے

معنی صرف عبرانی زبان میں پائے جاتے ہیں۔ جیسے آدام بمعنی انسان، نوح بمعنی آرام وغیرہ۔ عین ممکن ہے کہ حضرت آدم سے جو خُدا ادا دزبان نوح تک پہنچی وہ قدیم عبرانی ہی کی ایک شکل تھی۔ حضرت نوح کے تین بیٹے تھے سم، حام اور یافت تمام دنیا طوفان اعظیم سے تباہ ہوئی اور صرف نوح کا خاندان ہی سلامت بچا اور خُدا نے انہیں پھلنے اور بڑھنے اور تمام دنیا کو معمور محکوم کرنے کا حکم دیا (پیدایش ۹:۱) حضرت نوح کی وفات کے بعد انکے یہ تین فرزند زمین کے اُس حصہ میں بسنے لگے جسے ہم مسوپتامیہ (یونای لفظ بمعنی دریاوں کے درمیان) کہتے ہیں۔ آدمیوں کی تعداد بڑی اور یہاں لوگ بابل کا برج بنانے لگے۔ نوح کے فرزندوں کو تمام دنیا میں پھیلانے کے لئے خُدا نے کہا کہ آؤ ہم انکی زبان میں اختلاف ڈالیں تاکہ یہ ایک دوسرے کی بات نہ سمجھ سکیں۔ پیدایش ۱۱۔ نیلسن تھامس کے مطابق بابل کے برج کے واقع کے بعد (تقریباً چار ہزار قبل از مسیح) ہم تین بہت مختلف زبانیں دیکھتے ہیں جو اچانک ظاہر ہوتی ہیں یعنی جنکے وجود کے متعلق وثوق سے کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ یہ مصری، سامری، اور عبرانی ہیں۔ ان تینوں زبانوں کا تصویری رسم الخط اگرچہ ایک دوسرے سے بہت ملتا جلتا ہے تاہم حروف کی آوازیں ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں۔ (نیلسن تھامس، نیلسنز ایلوسٹریٹیڈ انسائکلو پیڈیا آف بائبل ۵۹۹۱)

بابل کے برج کے بعد خُدا کی مرضی کے مطابق لوگ دینا کے تین مختلف حصوں میں جا بسے۔ حضرت نوح کی اولاد کو سامی بھی کہا جاتا ہے (سامی حضرت نوح کے بیٹے سم کے نام سے) بعد کی قومیں جیسے فونیشیائی، کنعانی، اکادی، موآبی امونی، اور آرامی انہی میں سے ہنے انہوں نے مشرق کی طرف کوچ کیا۔ حامی النسل لوگوں نے جنوب کی طرف کوچ کیا اور مصری زبان ایجاد کی، یافتی لوگ شمال کی طرف گئے اور سامری زبان ایجاد کی۔ بنی نوح کی اولاد کا پھیلاو پیدایش 10 میں بیان کیا گیا ہے۔ اسی وقت سے قدیم عبرانی کا جنم ہوا یہ قدیم عبرانی اس زبان کے قریب ترین تھی جس میں خُدا نے کائنات تخلیق کی۔ یہودیت اور مسیحیت دونوں میں روایت ہے کہ عبرانی تمام زبانوں کی ماں ہے۔ قدیم عبرانی مختلف اوقات میں اپنی شکل مرتبہ کرتی رہی اس زبان کو سامی Smetic پروٹوسِنیاٹک Proto-Siniatic یا پیلیو ہیبر برو Paleo-Hebrew کہا جاتا ہے۔ یہ سامی زبان آگے چلتے ہوئے کئی حصوں میں بٹ گئی اور مختلف اور نئ زبانیں پیدا ہوئیں جنکی اصل یہی ایک زبان تھی ان میں فونیشیائی، اکادی، کنعانی، ادا اکادی موآبی آرامی زبانیں شامل ہیں۔ یہ زبانیں قدیم عبرانی کے ساتھ ساتھ مختلف طرح سے جدت اختیار کرتی رہیں تاہم ان میں کچھ زبایں ایسی تھیں جو باکل ہی الگ طرح سے مرتب ہویں جیسے کے آرامی۔ جب عبرانی لوگ بابلی اسیری میں لے جائے گئے تو انہوں نے بابلی آرامی رسم الخط اپنالیا۔ آرامی اگرچہ سامی زبان تھی مگر وقت کے ساتھ ساتھ اس نے چوکور اور سادہ رسم الخط اپنالیا۔ (قدیم عبرانی اور باقی سامی زبانیں تصویری رسم الخط کے تحت لکھی جاتی تھیں یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کہ سامری لوگوں کی توریت شریف آج بھی اسی قدیم عبرانی رسم الخط کے تحت

لکھی جاتی ہے، سامری وہ لوگ تھے جو یہ وہ لوگ ہیں جو بابلی اسیری کے دوران سرزمین اسرائیل میں ہی موجود تھے)
یہی وہ عبرانی ہے جس میں موجودہ عبرانی لکھی جاتی ہے جسے جدید عبرانی کہا جاتا ہے یہ بابلی ایسری کے بعد سے شروع ہوئی۔
مسیح یسوع اور انکے شاگرد کون سی زبان بولتے تھے اس پر علماء مختلف آراء رکھتے ہیں مگر علماء کا ایک بڑا طبقہ اس بات پر متفق ہے اور یہ بات بائبل مقدس سے بھی ثابت ہے کہ مسیح عبرانی اور آرامی دونوں بولتے تھے۔ مسیح کے زمانہ میں بھی اسی عبرانی سے ملتی جلتی عبرانی استعمال ہوتی تھی قرین قیاس ہے کہ نئے عہد نامہ کا ایک حصہ (متی کی انجیل، عبرانیوں کا خط اور مکاشفہ کی کتاب،) اسی عبرانی میں تحریر ہوا تھا۔ تاہم ہمارے پاس فی الوقت انکا کوئی عبرانی نسخہ موجود نہیں۔ متی کی انجیل کے متعلق مختلف آراء پائی جاتی ہیں کچھ کہ مطابق 13 ویں صدی کے قریب مرتب کی گئی متی کی انجیل کا ایک نسخہ جسے شیم توب عبرانی متی کہا جاتا ہے اصل عبرانی متن سے نقل کی گئی تھی۔ آکسفورڈ ڈکشنری آف دی کرسچن چرچ کے مطابق عبرانی نئے عہد نامہ کے دور میں پوری طرح رائج تھی (آکسفورڈ ڈکشنری آف دی کرسچن چرچ، تھرڈ اڈیشن، ۵۹۹۱)۔
اناجیل میں مسیح یسوع، پولوس کو عبرانی زبان کا استعمال کرتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ رسولوں کے بعد جب مسیحیت باقائدہ روم کے زیر تسلط آگئی تو مہذب کی زبان عبرانی کی جگہ لاطینی کو دے دی گئی موجودہ دور میں بھی آرتھوڈیکس کلیسیا کی روزمرہ کی دعایں لاطینی میں ہی ہیں۔ تاہم ابتدائی کلیسیا میں بھی عبرانی کے استعمال کے شواہد موجود ہیں جیسے دنیا کی سب سے قدیم مسیحی عبادتی عمارت سے (جو تقریباً 240 عیسوی کی ہے) عبرانی نسخہ جات ملے ہیں (دیکھئے ڈیورا یوروپُس Dura Euroopos Church) اسکے ساتھ ساتھ کاتھولک چرچ فادرز بھی اپنی تصنفات میں عبرانی بولنے اور کلام کو عبرانی میں پڑھنے والے لوگوں کا ذکر ملتا ہے۔ (دیکھئے، چوتھی صدی میں اپیفینُس کا پینار یاون اور مقدس جیروم کا مقدس اگسٹین کو خط) تاہم کاتھولک چرچ کی طرف سے عبرانی کا استعمال کرنے والے لوگوں کو بدعت کہا گیا اسی لئے وقت کے ساتھ کلیسیاء سے یہ زبان دور کر دی گئی۔ 70 عیسوی میں یروشلیم کی بربادی اور یہودی لوگوں کے مسلسل اپنے ملک سے دور رہنے پر یہ زبان مذہبی کتب میں قید کر کہ صرف سائناگوگ تک محدود کر دی گئی۔ یہاں تک کہ علماء نے عبرانی کو مردہ زبان قرار دے دیا۔ علماء عبرانی کے استعمال کے متروک ہونے کی درست تاریخ پر اختلاف رائے رکھتے ہیں۔ عام خیال کے مطابق چوتھی سے پانچوں صدی کے درمیانی حصہ میں عبرانی کا استعمال موقوف ہوگیا تاہم گزشتہ 50 سالوں میں میں دریافت ہونے والے آثار قدیمہ اور تحریاتی شواہد اس نظریہ کے خلاف ہیں۔ تاہم ہر دور میں عبرانی جاننے اور سمجھنے والے علماء اور لوگ زندہ رہے اسکا استعمال نجی سطح پر ہوتا رہا۔ سائنگوگوں (یہودی عبادت خانہ) اور یشواوں (مذہبی درس گاہ) میں مقدس توریت اور تالمود (یہودی مذہبی کتاب) سیکھنے اور سکھانے میں اسکا استعمال جاری رہا۔ اُنیسوں ((19 صدی کے آخر میں میں ایک یہودی

عالم بنام ایلعازر بن یہوداہ نے عبرانی کو دوبارہ سرزمین اسرائیل میں رائج کرنے کے لئے مہم کا آغاز کیا اور وہ اپنی ان تھک کوشش میں کامیاب بھی ہوئے انہوں نے توریت شریف کا استعمال کرتے ہوئے بہت سے نئے عبرانی الفاظ بھی ایجاد کئے جو پہلے عبرانی میں موجود نہیں تھے جیسے آئس کریم، فٹ بال وغیرہ۔ سنہ 1948 میں جب اسرائیل دوبارہ ایک مملکت بن کر ابھرا تو اسرائیل کی سرکاری زبان عبرانی قرار دی گئی اور یوں عبرانی کو ایک نئی زندگی اور یہودی قوم کو انکی خُداداد زبان واپس ملی۔ آج عبرانی ملکی اور بین الاقوامی سطح پر سیکھی اور بولی جاتی ہے۔ اسرائیل کا ایک بہت بڑا طبقہ اسی زبان کو استعمال کرتا ہے اسکے ساتھ ساتھ قدیم و جدید عبرانی کو سیکھنے کے لئے لاکھوں مدارس مختلف ممالک میں قائم کئے گئے ہیں جن میں یہودی اور مسیحی دونوں اس مقدس زبان کو سیکھ رہے ہیں جن میں سب سے چھوٹا اور حقیر راقم الحروف بھی شامل ہے۔

Yisrael Shema

שְׁמַע יִשְׂרָאֵל

شیماع یسرائیل

سُن اے اسرائیل!

Echad YHWH Eloheinu YHWH

יְהוָה אֱלֹהֵינוּ יְהוָה אֶחָד

یہوواہ ایلوہینو یہوواہ اِخاد

یہوواہ ہماراخُدا یہوواہ ایک ہے

Vaa'ed Le'olam Maalkhutu Kevodh

כְּבוֹד מַלְכוּתוֹ לְעוֹלָם וָעֶד

کیودھ مالخُوتو لےعولام واعید

جلالی بادشاہت کا اُسکی ہمیشہ کیلئے ہمیشہ تک

یہ آیت دراصل استثنا۶:۴-۹ کا حصہ نہیں، ہیکل اول کے دنوں میں جب بھی استثنا۶:۴ پڑھی جاتی تھی تو اسکے ساتھ ہی زبور۷۲:۱۹ بھی پڑھتی جاتی تھی جو کہ صرف باروخ شیم کیودھ لےعولام בָּרוּךְ שֵׁם כְּבוֹד לְעוֹלָם تک ہے بعدازاں دوسری ہیکل کے دنوں میں یونانی اور رومی بادشاہوں کی اسرائیل پر بربریت اور اِور ظلم کی وجہ سے اس میں مالخُوتو מַלְכוּתוֹ (اسکی بادشاہت) اور واید וָעֶד (ہمیشہ تک) کا اضافہ کردیا جو اس بات کی امید پر تھا کہ حاکمِ وقت کوئی بھی ہو اصل اور دائمی بادشاہت صرف یہوواہ خُدا کی ہے۔

Eloheikha YHWH Eth V'Ahavta

וְאָהַבְתָּ אֵת יְהוָה אֱלֹהֶיךָ

وے آحوتا ایتھ یہوواہ ایلوہیخا

اور محبت کر کو یہوواہ تیرے خُدا

Nafshekha Ubekhol Lebavekha BeKhol

בְּכָל-לְבָבְךָ וּבְכָל-נַפְשְׁךָ

بےخول لے باوے خا اُب خول نفشے خا

میں سارے تیرے دل اور میں سارے تیرے نفس

Meodekha Ube'Khol

וּבְכָל-מְאֹדֶךָ

اُب خول میودے خا

اور میں ساری تیری طاقت

Ha'Allei HaDavarim VeHayu

וְהָיוּ הַדְּבָרִים הָאֵלֶּה

وے ہایو ہادیواریم ہاایلّے

اور ہوں ال باتیں ال یہ

Metzavekha Anokhi Asher

אֲשֶׁר אָנֹכִי מְצַוְּךָ

اشیر آنوخی متصوٴے خا

جنکا میں حکم تجھے دیتا ہوں

Lebavekha Al HaYom

הַיּוֹם עַל-לְבָבֶךָ

ہایوم عل لے باویخا

ال دن اوپر دل کے تیرے

Levanekha Ve'Shin'nantam

וְשִׁנַּנְתָּם לְבָנֶיךָ

وے شِن نّتام   لیوانے خا

اور تو دُہرا اُنہیں   بیٹوں کے تیرے

Be'Shivtekha Bam VeDibarta

וְדִבַּרְתָּ בָּם בְּשִׁבְתְּךָ

وے دِبرتا   بام   بے شِو تے خا

اور کہا کر   انکو   بیٹھنے میں تیرے

Ube'Lekhtekha BeVetekha

בְּבֵיתֶךָ וּבְלֶכְתְּךָ

بے ویتے خا   اُب لیخ تے خا

گھر میں تیرے   اور چلنے میں تیرے

UbShakhbekha Vaderekh

וּבְשָׁכְבְּךָ בַדֶּרֶךְ

اُب شاخبے خا   وادیریخ

اور لیٹنے میں تیرے   راہ میں

Ub'Komekha

וּבְקוּמֶךָ

اُب کُومیخا

اور اُٹھنے میں تیرے

Yadekha-Al Le'oth Uqshartam

וּקְשַׁרְתָּם לְאוֹת עַל־יָדֶךָ

اُقشرتام لےاوتھ عل یادیخا

اورتُوباندھانہیں نشان کیلئے اوپر ہاتھوں کےتیرے

Enekha Ben Letotafoth VeHayu

וְהָיוּ לְטֹטָפֹת בֵּין עֵינֶיךָ׃

وےہایو لےطوطافوتھ بےن عینےخا

اوروہ ہوں ٹیکوں کیلئے درمیان آنکھوں کےتیرے

Mezuzoth Al Ukhtavtam

וּכְתַבְתָּם עַל־מְזוּזֹת

اُختاوتام عل - میزوزوتھ

اورتُو لکھ اُنہیں اوپر چوکھٹوں کے

Uvisharekha BeitheKha

בֵּיתֶךָ וּבִשְׁעָרֶיךָ׃

بےتھےخا اُوِشعاریخا

گھر کی تیری اور پھاٹکوں میں تیرے

شیماع یسرائیل

استثنا 4:6

שְׁמַע יִשְׂרָאֵל יְהוָה אֱלֹהֵינוּ יְהוָה אֶחָד׃

شیماع یسرائیل یہوواہ ایلوہینو یہوواہ اِخاد:

تو سنُ اسرائیل یہوواہ ہمارا خُدا یہوواہ ایک ہے۔

בָּרוּךְ שֵׁם כְּבוֹד מַלְכוּתוֹ לְעוֹלָם וָעֶד

باروخ شیم کیودھ مالخوتو لےعولام واعید:

مبارک (ہے) نام، جلالی بادشاہت کا اسکی ہمیشہ کیلئے ہمیشہ تک۔

استثنا 5:6

וְאָהַבְתָּ אֵת יְהוָה אֱלֹהֶיךָ בְּכָל לְבָבְךָ

وے آحوتا ایتھ یہوواہ ایلوہیخا بےخول لیواویخا

اورتو محبت کرکو یہوواہ تیرے خُدا میں سارے تیرے دل

וּבְכָל נַפְשְׁךָ וּבְכָל מְאֹדֶךָ׃

اُب خول نفشے خا اُب خول میودیخا:

اور میں ساری تیری جان اور میں ساری تیری طاقت۔

استثنا 6:6

וְהָיוּ הַדְּבָרִים הָאֵלֶּה אֲשֶׁר אָנֹכִי מְצַוְּךָ

وے ہایو ہادیواریم ہاایلّے آشیر آنوخی مِتصویخا

اور ہوں ال باتیں ال یہ جنکا میں حکم تجھے دیتا ہوں

הַיּוֹם עַל לְבָבֶךָ׃

ہایوم عل لیباویخا:

ال دن پر دل کے تیرے۔

استثنا 7:6

וְשִׁנַּנְתָּם לְבָנֶיךָ וְדִבַּרְתָּ בָּם בְּשִׁבְתְּךָ

وے شن نّتام لیوانیخا، وے دِبرتا بام، بے شِو تیخا

اورتو دہراانہیں بیٹوں کو تیرے اور کہا کرانکو بیٹھنے میں تیرے

בְּבֵיתֶךָ וּבְלֶכְתְּךָ בַדֶּרֶךְ וּבְשָׁכְבְּךָ וּבְקוּמֶךָ׃

بیو یتے خا اُب لیختے خا، وادیریخ، اُبشا خبیخا اُب کومیخا:

گھر میں تیرے اور چلنے میں تیرے، راہ میں اور لیٹنے میں تیرے اور اُٹھنے میں تیرے۔

استثنا 8:6

וּקְשַׁרְתָּם לְאוֹת עַל יָדֶךָ וְהָיוּ לְטֹטָפֹת בֵּין עֵינֶיךָ׃

اقشرتام، لے اوتھ عل- یادیخا وے ہایو لے طوطافوتھ بین عینیخا:

اورتو باندھ انہیں نشان کیلئے اوپر ہاتھوں کے تیرے، اور وہ ہوں ٹیکوں کیلئے درمیان آنکھوں کے تیرے۔

استثنا 9:6

וּכְתַבְתָּם עַל מְזֻזוֹת בֵּיתֶךָ וּבִשְׁעָרֶיךָ׃

اُختاوتام عل میروزوتھ، بیتیخا اُوشعاریخا

اورتو لکھ انہیں اوپر چوکھٹوں (کے) گھر کی تیری اور میں پھاٹکوں کے تیرے۔

שָׁמַע شیماع (تُوسُن)

שָׁמַע شاماع، اسٹرانگز عبر ۸۰۸۵۔ اسکے بُنیادی معنی سُننا یا سماعت کے ہیں مقابلہ کریں عربی لفظ سمع سے۔ یہ محاورۃً اطاعت وفرمانبرداری کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔ اسکا ترجمہ سُننا (پیدائش ۳:۸-۳:۱۷) ماننا (پیدائش ۱۸:۲۲-۲۶:۵) اعلان کرنا (نحمیاہ ۷:۱۱) سمجھنا (پیدائش ۷:۱۱) اورافوہ (نحمیاہ ۶:۶) وغیرہ کیا گیا ہے۔

یہ کلام میں سب سے پہلے پیدائش ۳:۸ میں استعمال ہوا ہے۔

יִשְׂרָאֵל یسرائیل (اسرائیل)

יִשְׂרָאֵל یسرائیل اسٹرانگز عبر ۳۴۷۸۔ اسکے معنوں کے متعلق علماء میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ کچھ کے مطابق یہ (שָׂרָה ساراہ-غالب آنا، جدوجہد، طاقت،) اور (אֵל ایل-خُدا، معبود) سے بنا ہے اور یوں اسکے معنی خُدا غالب آتا ہے یا خُدا غالب آیا ہے ہیں۔ کچھ کے مطابق یہ (שַׂר سار- شہزادہ، حاکم) اور (אֵל ایل- معبود، خُدا) سے بنا ہے اور یوں اسکے معنی خُدا کا شہزادہ بھی ہو سکتے ہیں۔ حضرت یعقوب کا دوسرا نام اسرائیل (پیدائش ۳۲: ۲۸)۔ یہ نام انکی اولاد یعنی بارہ بیٹوں (خروج ۴:۲۲) سرزمین اسرائیل کی شمالی سلطنت کا نام (اسلاطین ۱۲ باب)۔ اور سرزمین اسرائیل کے لئے استعمال ہوا ہے۔ کلام میں سب سے پہلے یہ پیدائش ۲۳:۱ میں استعمال ہوا ہے۔

יְהוָה یہوواہ/یاہوے (خُداوند)

یہوواہ/یاہوے، اسٹرانگز عبر ۳۰۶۸۔ اسرائیل کے خُدا کا ذاتی اور مقدس ترین نام جو کلام میں تقریباً ۶ ہزار مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ اسے انگریزی میں Tetragramaton (ٹیٹرا گراماٹون) بھی کہا جاتا ہے (-Tetra چار Gramaton حروف، تحریر= چوحروفی) اسکے تلفظ کے متعلق علماء میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے، ہم یہاں اسکے معنی واستعمال پر غور کریں گے۔

یہ عبرانی הָיָה ہایاہ سے بنا ہے جسکے بنیادی معنی قائم ہونا، یا وجود رکھنا ہیں۔ اس صورت میں اسکے معنی قائم بالذات یعنی وہ جو خود سے موجود ہے ہیں۔ The Self Existing One۔ خُدا نے حضرت موسیٰ کو اپنا تعارف کرواتے ہوئے نہ صرف اپنا نام (یہوواہ) بتایا بلکہ اپنے نام کے معنی وصفات بھی بتائے۔ یعنی میں جو ہوں (میں جو موجود ہوں) سو میں ہوں (کیونکہ میں موجود ہوں) اسکا ایک ترجمہ میں جو ہوں گا سو میں ہونگا بھی ہوسکتا ہے۔ جو اس بات کی علامت ہے کہ اسرائیل کا خُدا

زماں ومکاں کی قید سے بعید ہے وہی تھا وہی ہے اور وہی ہوگا۔ دیکھئے (خروج ۳ باب)۔ یہ کلام میں سب سے پہلے پیدائش ۲:۴ میں استعمال ہوا ہے۔

אֱלֹהֵינוּ ایلوہینو (ہمارا خُدا)

אֱלֹהִים ایلوہیم، اسٹرانگز عبر ۴۳۰۔ ایلوہینو میں "نو" נוּ لاحقہ ہے بمعنی 'ہمارا' یعنی ہمارا ایلوہیم/خُدا۔
عبرانی אֱלוֹהַּ ایلوہا کی مُذکر جمع۔ بمعنی خُدا، معبود، دیوتا وغیرہ۔ یہ اگرچہ صیغہ جمع ہے پر واحد کے صیغہ میں بھی استعمال ہوتا ہے خاص طور پر اسرائیل کے خُدا کے لئے۔ یہ سامی زبانوں میں خُدا کے لئے استعمال ہونے والے عام لفظ אֵל ایل سے ماخوذ ہے جسکے بنیادی معنی قادر مطلق کے ہیں۔ اسکا ترجمہ خُدا، خُداوں، الہٰ، الہوں، معبودوں، دیوتا وغیرہ کیا گیا ہے۔
کلام میں سب سے پہلے یہ پیدائش ۱:۱ میں استعمال ہوا ہے۔

יְהוָה یہوواہ/یاہوے (خُداوند)

یہوواہ/یاہوئے، اسٹرانگز ۳۰۶۸۔ اسے ہم پہلے دیکھ چکے ہیں۔ خدا کا مقدس نام بمعنی قائم بالذات۔ دیکھئے صفحہ نمبر

אֶחָד ایخاد (ایک ہے)

אֶחָד ایخاد۔ اسٹرانگز عبر ۲۵۹۔ یہ عبرانی اسمِ عدد ہے جیسے اُردو میں "ایک" عربی میں احد اور انگریزی میں One وغیرہ کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ کلام میں سب سے پہلے یہ پیدائش ۱:۵ میں استعمال ہوا ہے جہاں اسکا ترجمہ پہلا کیا گیا ہے۔ اسکی مونث شکل اخات אַחַת ہے۔ ایخاد اور اخات کا ترجمہ (ایک، پیدائش ۱:۹-۲:۲۱-۲:۲۴ خروج ۸:۳۱) (پہلا، پیدائش ۱:۵-۲:۱۱-۸:۵ خروج ۸:۱۲) (کسی، پیدائش ۳۷:۲۰ احبار ۴:۱۳ ۲سموئیل ۱۷:۹) (ہر ایک، خروج ۲۶:۱۹) (اور، قضاۃ ۱۶:۷ ۱۶:۱۱) اور (ایک دوسرے، ایوب ۴۱:۶) وغیرہ کیا گیا ہے۔

בָּרוּךְ باروخ (مبارک ہے)

בָּרוּךְ باروخ بمعنی مُبارک، جسے برکت دی گئی ہو۔ اسٹرانگز عبر ۱۲۸۸۔
ب۔ر۔ک (ברך) کے مادہ سے بننے والے الفاظ خاص توجہ طلب ہیں اس مادہ سے بننے والے لفظ براخ בָּרַךְ کا ترجمہ پیدائش ۲۴:۱۱ میں اونٹوں کا بیٹھنا کیا گیا ہے۔ زبور ۹۵:۶ اور ۲ تواریخ ۶:۱۳ میں اسی لفظ کا ترجمہ گھٹنے ٹیکنا کیا گیا ہے۔

(گھٹنے کیلئے عبرانی لفظ בֶּרֶךְ بیریخ ہے۔یسعیاہ ۴۵:۲۳)۔یوں اس سے مراد پست ہونے کے اور یہ دعا کے معنی ادا کرتا ہے۔کلام میں یہ لفظ براخ سب سے پہلے پیدائش ۱:۲۲ میں استعمال ہوا ہے جہاں خُدا نے آدم اور حوا کو برکت دی۔برکت کیلئے عبرانی میں ایک اور لفظ براخاہ בְּרָכָה بھی میں استعمال ہوتا ہے تاہم اسکے بنیادی معنی گھٹنے ٹیک کر دیا جانے والا تحفہ ہیں پیدائش ۳۳:۱۱ میں اسکا ترجمہ ''نذرانہ'' اور اسموئیل ۳۰:۲۶ میں ''ہدیہ'' کیا گیا ہے۔

یہی لفظ برکت کے معنوں میں حضرت ابرہام کے لئے پیدائش ۱۲:۲ میں استعمال ہوا ہے۔پیدائش ۲۷:۱۲-۲۷:۳۶-استثنا ۱۱:۲۶-ملاکی ۳:۰-ازکریا ۸:۳-ایوایل ۲:۴-احزقی ایل ۴۴:۳۰ میں بھی اس سے مراد برکت ہی ہیں۔برکت دئے جانے کا تعلق اولاد،حیوان خوشحالی،خوش نصیبی،عمدہ فصل،امن اور سلامتی وغیرہ کے ہے۔قدیم عبرانی نظریہ کے مطابق جب کسی کو برکت دی جائے تو اس سے مراد گھٹنے ٹیک کر (عاجزی وانکسار کے ساتھ) کسی کے لئے دعائے خیر کرنا یا اسکی بھلائی اور خوشحالی چاہنا ہیں۔(پیدائش ۲۷باب) پر جب یہ لفظ خُدا کے لئے استعمال ہو تو اس سے مراد یہ ہے کہ خُدا اپنے بندوں کو عاجزی اور انکساری کے ساتھ زندگی میں مکمل خوشحالی عطا کرتا ہے جس کے اظہار میں اُسکی حمد و تعریف کے ذریعہ کرتے ہیں (نحمیاہ ۹:۵ زبور ۱۰۳:۱)۔براخاہ اور باروخ کا استعمال احتراماً گھٹنے ٹیک کر کسی لئے عزت کا اظہار کرنا بھی ہیں اسی طرح باروخ جب خُدا کے لئے استعمال ہو تو اس سے مراد خُدا کی اِس صفت کا اظہار ہے کہ خُدا ہی تمام تر برکات کا منبع ہے۔(ربی والٹر ھوموالکا)

שֵׁם شیم (نام)

שֵׁם شیم۔اسٹرانگز عبر ۸۰۳۴۔بمعنی نام (عربی اسم)۔کتاب مقدس میں نام سے مراد صرف کسی کی پہچان کروانے والا لیبل نہیں بلکہ کسی کا نام اسکی ذات،صفات اور کردار کا مظہر ہے اور نام دہندہ کی شخصیت کا نمائندہ ہے۔کلام میں یہ لفظ سب سے پہلے باغ عدن کی ندیوں کے ناموں کے سلسلہ میں استعمال ہوا ہے دیکھئے پیداش ۲:۱۱۔پہلے انسان אָדָם آدام (مٹی سے بنا) کو خُداوند نے آدامہ אֲדָמָה (مٹی) سے بنایا۔پیدائش ۲:۷ آدم نے اپنی بیوی کا نام חַוָּה خاوا (زندگی دینے والی) رکھا کیوں کہ وہ تمام חַי خائی (زندگی) کی ماں تھی۔(پیدائش ۳:۲۰) נֹחַ نواخ (آرام دینے والا) کا نام یہ کہہ کر رکھا گیا کہ وہ اپنے لوگوں کو נָחַם ناخام (آرام) دیگا۔پیدائش ۵:۲۹ פֶּלֶג فلگ (تقسیم کرنا/بٹنا) کا نام اس لئے رکھا کیوں کہ زمین اسی کے ایام میں פָּלַג فالاگ (تقسیم) ہوئی پیدائش ۱۰:۲۵۔کسی کے نام کی تبدیلی بھی اسکی صفات اور کردار پر اثر انداز ہوتی ہے جیسے حضرت ابرہام کا نام ابرام (اعظیم باپ) سے تبدیل کر کہ ابرہام (قوموں کا باپ)

رکھا گیا کیونکہ خُداوند انہیں قوموں کا باپ بنانے والے تھے۔(پیدایش ۱۷:۵) کلام میں خدا کو نام دینے کا بھی ذکر آتا ہے جس سے مراد خُداوند کی صفات کا اظہار کرنا ہے۔ جیسے ہاجرہ نے یہ کہہ کر کہ خُداوند نے میرا حال دیکھا خُدا کو ایل روعی (خُدائے بصیر) کہا۔ شیم کا ترجمہ نام، (پیدایش۲:۱۱-۳:۰۲:۲۰) نامور (پیدایش ۲:۶ حزقی ایل ۳۹:۱۳) مشہور (حزقی ایل ۱۶:۱۴) اور شہرت (گنتی ۱۶:۲-۱سلاطین۴:۳۱) وغیرہ کیا گیا ہے۔

כְּבוֹד کیودھ (جلالی)

כָּבוֹד کابود، اسٹرانگز عبر ۳۵۱۹۔ بمعنی جلال، عزت بزرگی۔ عبرانی مادہ ک، ب، د (کاف دالتھ) کے بنیادی معنی وزنی یا بھاری ہونے کے ہیں (عبرانی میں بھاری/وزنی کے لئے لفظ כָּבֵד کاواد ہے)۔
کلام میں سب سے پہلے کابود پیدایش ۳۱:۱ میں استعمال ہوا ہے جہاں اسکا ترجمہ شان وشوکت کیا گیا ہے۔ بائبل مقدس میں یہ عزت (گنتی ۲۴:۱۱۔ اسلاطین ۳:۱۳) بزرگی (پیدایش ۴۹:۶ ۔ یسعیاہ ۵:۱۳- ۲۴:۲۳) شان وشوکت (پیدایش ۳۱:۱-۴۵:۱۳ استثنا ۵:۲۴) حشمت (اسموئیل ۴:۲۱-۲۲) اور جلال (زبور ۲۱:۵- ۲۴:۸) کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

מַלְכוּתוֹ مالخوتو (بادشاہت کا اسکی)

מַלְכוּת مالخوت، اسٹرِانگز عبر ۴۴۳۸۔ بادشاہت، ملکیت، شہنشاہت۔
اس لفظ کا مادہ میم، لامد، کاف מלך ہے جسکے بنیادی معنی حاکمیت، بادشاہت یا اختیار کے ہیں۔
عبرانی لفظ ملیخ (מֶלֶךְ بمعنی بادشاہ) عربی مالک سے ملتا جلتا ہے اور تقریباً ملیخ کا ہم معنی ہے یہ لفظ عربی ہی سے اُردو میں منتقل ہوا ہے تاہم اردو میں اسکا استعمال کسی بھی چیز کی ملکیت کو ظاہر کرنے کے لئے ہوتا ہے، مثلاً کسی جائداد کا مالک۔ خُدا کی بادشاہت بائبل مقدس کا ایک اہم ترین موضوع ہے یہی وجہ ہے کہ خُدا کی بادشاہت دونوں مسیحت اور یہودیت میں علم آخرت کا اہم موضوع قرار دیا جاتا ہے مسیح یسوع کی خدمت کا بنیادی موضوع اور انکی خوشخبری بھی یہی آسمان کی بادشاہت تھی، (متی ۴:۱۷ متی ۴:۲۳)۔ بائبل مقدس کا بیان ہے کہ یہوواہ خُدا ہی تمام دنیا کا بادشاہ ہے (زبور ۴۷:۷، ۲۲:۲۸، ۱۰۳:۲۸)۔

לְעוֹלָם لےعولام (ہمیشہ کیلئے/ہمیشہ تک)

עוֹלָם عولام۔اسٹرانگزعبر۵۷۶۹۔ہمیشہ،ابد،کبھی نہ ختم ہونے والا وقت۔
اسکامادہ ع،ل،م עלם ہےجسکے بنیادی معنی کسی ایسی چیز کے ہیں جوچھپی ہو یانظروں سے اُجھل ہو۔
(عالام עָלַם چھپی ہوئی چیز،احبار۴:۱۳)۔سویوں اسکے بنیادی معنی کسی ایسے وقت کے ہیں جوآنکھوں سے اوجھل ہو جیسے افق سے آگے دنیااور وقت موجود ہوتا ہے پر دیکھائی نہیں دیتا۔(زبور۹۰:۲)عولام وقت کے لئے استعمال ہونے پر کسی ایسی مدد کی طرف اشارہ کرتا ہے جومسلسل جاری رہے یا جو بہت لمبی ہو۔(یشوع۲۴:۲) کلام میں یہ سب سے پہلے پیدایش ۳:۲۱ میں استعمال ہوا ہے اور اسکا ترجمہ ہمیشہ (پیدایش ۳:۲۱-۳۶)ابد(خروج ۳:۱۵ - ۱۴:۱۳)قدیم (پیدایش ۶:۴-۴۹:۲۶)اوردائمی (پیدایش ۴۸:۴)وغیرہ کیا گیا ہے۔

וָעֶד واعید (اور ہمیشہ تک)

עַד عاد۔اسٹرانگزعبر۵۷۰۳۔واعید میں واو ו حرف عطف ہے بمعنی ''اور''۔بمعنی مستقل،جاری،مسلسل،ہمیشہ۔
اسکامادہ ع،د،ہ(עדה)ہے۔اسکاترجمہ ہمیشہ(خروج۱۵:۸،اتواریخ ۲۸:۸)ابدیت(یسعیاہ ۹:۶-۲۶:۴)ازل (حبقوق۳:۶)وغیرہ کیا گیا ہے۔کلام میں یہ سب سے پہلے خروج ۱۵:۱۸میں ستعمال ہوا ہے۔

וְאָהַבְתָּ وےآحوتا (اورتُو محبت کر)

אָהַב آحب۔اسٹرانگزعبر۱۵۷۔لفظ کے شروع میں واو ו حرف عطف ہے بمعنی ''اور''۔ ב داغیش کے بغیر ہےاسی لئے یہ وے ہے بےنہیں۔اسکامادہ آلف،ہے،بیتھ(אהב)مقابلہ کریں عربی حُبّ سے۔
اسکاترجمہ پیارکرنا(پیدایش۲۲:۲-۲۵:۲۸)محبت کرنا (پیدایش۲۴:۶۷) پسندکرنا (پیدایش ۲۷:۴، ۲۷:۱۴)فریفتہ ہونا (پیدیش۲۹:۱۸)چاہنا(پیدایش ۲۹ :۳۰)عشق (پیدایش۳۴:۳)کسی پر جان دینا (پیدایش۴۴:۲۰) وغیرہ کیا گیا ہے۔
کلام میں سب سے پہلے پیدایش۲۲:۲میں استعمال ہوا ہے۔

אֶת ایتھ (کو)

אֶת ایتھ۔اسٹرانگزعبر۸۵۳۔ یہ علامت معفول ہے۔یعنی فاعل کومفعول سے جوڑتا ہے۔
اسکامادہ غالبًا ا،و،ت (אות) ہےجسکےمعنی نشان یااشارہ کے ہیں۔(نشان کے لئے لفظ אוֹת اوتھ ہے)
اسکا ترجمہ اگرچہ ''کو'' ہے پر عبرانی لفاظ کی ترتیب کی وجہ سے اسکا ترجمہ نہیں کیا جاتا۔کلام میں یہ سب سے پہلے پیدائش ا:ا میں استعمال ہوا ہے۔جدید عبرانی علماء اس میں الفا اور اومیگا کی جھلک دیکھتے ہیں،انکے مطابق آلف تاؤ کا تعلق مسیح کی ذات مبارک سے ہے۔مسیح نے مکاشفہ میں اپنا تعارف کرواتے ہوئے یہی الفاظ ادا کئے تھے یعنی میں את آلف اور تاؤ ہوں۔
(چونکہ مکاشفہ یونانی میں لکھی گئی ہے اس لئے عبرانی حروفِ تہجی کا پہلا ''آلف'' اور آخری حرف ''تاؤ'' کی جگہ یونانی حروفِ تہجی کا پہلا ''الفا'' اور آخری حرف ''اومیگا'' استعمال ہوا ہے)۔

יְהוָה یہوواہ/یاہوئے (خُداوند)

اسٹرانگزعبر۳۰۶۸۔اسے ہم پہلے دیکھ چکے ہیں۔خُدا کا ذاتی نام بمعنی قائم بالذات۔

אֱלֹהֶיךָ ایلوہیخا (تیرے خُدا)

אֱלֹהִים ایلوہیم۔اسٹرانگزعبر۴۳۰۔اسے ہم پہلے دیکھ چکے ہیں۔ایلوہیم کے آخر سے ''یم ים'' گرا کر لاحقہ ךָ لگا دیا گیا ہے۔بمعنی ''تیرے''۔

בְּכָל بےخول (میں سارے)

כֹּל کول۔اسٹرانگزعبر۳۶۰۵۔بےخول میں ''بے בְּ'' حرف جار ہے بمعنی ''میں''۔
کول عربی کُل کا ہم معنی اور تقریباً ہم آواز بھی۔بےخول میں כ کے اندر داغیش نہیں اسلئے اسکی آواز کول کے بجائے خول ہے۔یہ عبرانی کالَل כָּלַל سے ماخذ ہے بمعنی تمام، پورا، مکمل۔اسکا ترجمہ ہر کوئی (پیدائش ۶:۱۷ زبور ۳۵:۵) سب (پیدائش ۸:۱۹ پیدائش ۱۱:۶) کسی (خروج ۳۵:۱۵ احبار ۷:۲۷) کوئی (احبار ۱۱:۱۲۷ امثال ۱۳:۷) وغیرہ کیا گیا ہے۔

לְבָבְךָ لے واویخا (تیرے دل)

לֵבָב لیباب/لیواو۔اسٹرانگزعبر۳۸۲۴۔لیواویخامیں "خا ךָ" لاحقہ ہے بمعنی تیرا۔داغیش کی عدم موجودگی کی وجہ سے کی آواز 'با' کے بجائے 'وا' ہے۔اسکا مادہ ل، ب، ب לבב ہے۔

جسکے معنی دل، سمجھ، سوچ یا مرضی ہیں۔ یہ بائبل میں مختلف مفاہیم میں استعمال ہوا ہے کلام میں سب سے پہلے پیدائش ۲۰:۵ میں استعمال ہوا ہے اور اسکا ترجمہ دل (پیدائش ۲۰:۵) سمجھ (ایوب ۱۲:۳) خرد (ایوب ۳۴:۱۰- ۳۴:۳۴) مرضی (۲سموئیل ۳۵:۲) وغیرہ کیا گیا ہے۔

וּבְכָל اُب خول (اور میں سارے)

כֹּל کول۔اسٹرانگزعبر۳۶۰۵۔اسے ہم پہلے دیکھ چکے ہیں۔یہاں یہ حرف عطف واو ו کے ساتھ آیا ہے۔

נַפְשְׁךָ نفشے خا (تیرے نفس)

נֶפֶשׁ نیفیش۔اسٹرانگزعبر۵۳۱۵۔ نفشے خا میں خا ךָ لاحقہ ہے بمعنی تیرا۔

یہ لفظ کتاب مقدس میں کئی مفاہیم میں استعمال ہوا ہے۔اسکا مادہ نون، ف، ش ہے جسکے بنیادی معنی دم یا جان کے ہیں۔

سب سے پہلے یہ پیدائش ۱:۲۰ میں استعمال ہوا ہے اور اسکا ترجمہ جاندار (پیدائش ۱:۲۰، ۱:۲۴) جان (پیدائش ۹:۴ احبار ۱۷:۱۱) جی (واعظ ۶:۷) دل (استثنا ۱۲:۱۵-۱۸:۶) آدمی (استثنا ۲۲:۱۰) کوئی ("شخصی طور پر" احبار ۷:۲۱) وغیرہ کیا گیا ہے۔

וּבְכָל اُب خول (اور میں سارے)

כֹּל کول۔اسٹرانگزعبر۳۶۰۵۔اسے ہم پہلے دیکھ چکے ہیں۔یہاں یہ حرف عطف واو ו کے ساتھ آیا ہے۔

מְאֹדֶךָ میود یخا (طاقت تیری)

מְאֹד میود۔ اسٹرانگز عبر۳۹۶۶۔

یہ عبرانی אוּד اُود سے ماخذ ہے۔ یہ کلام میں بہت سے مفاہم میں استعمال ہوا ہے۔ کلام میں سب سے پہلے پیدایش ۱:۳۱ میں آیا ہے۔ یہ زیادہ تر بطور اسم ظرف استعمال ہوا ہے اور اسکا ترجمہ بہت (پیدایش ۱:۳۱، ۷:۱۸) نہایت (پیدایش ۴:۵، ۱۲:۱۴) زور (پیدایش ۱۹:۹، ۲۶:۱۶) بڑا (خروج ۹:۳، ۹:۱۸) بچھو (خروج ۱۰:۱۹) زیادہ (گنتی ۱۲:۳) خوب (استثنا ۲:۴، ۴:۱۵) اور طاقت (استثنا ٦:۵) وغیرہ کیا گیا ہے۔ یہاں اس سے مراد انسان کے تمام تر وسائل و ذرائع سے یعنی ہر ممکن طرح سے محبت رکھنا ہیں۔

וְהָיוּ وے ہایو (اور ہوں)

הָיָה ہایاہ۔ اسٹرنگز عبر۱۹٦۱۔ یہاں یہ حرف عطف واو ו کے ساتھ شروع ہو رہا ہے بمعنی 'اور'۔

ہایاہ کے بنیادی معنی وجود رکھنے کے ہیں مقابلہ کریں عربی حیا سے جسکے معنی زندہ ہونا ہیں۔ کلام میں سب سے پہلے یہ پیدایش ۱:۱۴ میں استعمال ہوا ہے۔ اسکا ترجمہ ہوں، (پیدایش ۱:۱۴-۱۵) ہونگے (پیدایش ۲:۲۴) ہوگا/ہوگی (پیدایش ٦:۳) وغیرہ ہے۔

הַדְּבָרִים ہادیواریم (ال باتیں)

דָּבָר دابار۔ اسٹرانگز عبر۱۶۹۷۔ ہادیواریم میں 'ہا' הַ بطور حرفِ تخصیص استعمال ہوا ہے بمعنی ''ال'' انگریزی میں THE۔

لفظ کے آخر میں ים یم لفظ کے مذکر جمع کے صیغہ میں ہونے کی وجہ سے ہے۔

اسکا مادہ دب ر דבר ہے جسکے بنیادی معنی ترتیب دینا ہیں۔ یوں یہ الفاظ کو ترتیب دینے کے معنی ادا کرتا ہے۔

یہ کتاب مقدس میں کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ جیسے کام، نیت، حکم، وغیرہ کلام میں سب سے پہلے یہ لفظ پیدایش ۱۱:۱ میں استعمال ہوا ہے۔ اسکا ترجمہ بولی (پیدایش ۱۱:۱) سبب (پیدایش ۱۲:۱۷، ۲۰:۱۸) باتیں (پیدایش ۱۵:۱) کلام (پیدایش ۱۵:۱،) کوئی بات (پیدایش ۱۸:۱۴، ۲۰:۱۰ کام کے معنوں میں) کہنا (پیدایش ۱۹:۸، ۲۱) بھید (خروج) وغیرہ کیا گیا ہے۔

הָאֵלֶּה ہاایلّے (ال یہ)

אֵלֶּה ایلّے ۔اسٹرانگز عبر ۴۲۸ ۔لفظ کے شروع میں ہا ה حرفِ تخصیص ہے بمعنی ال The ۔
لامد کے پیٹ میں داغیش جبر استعمال ہوا ہے اس لئے اسکی آواز ''ال لے'' ہے آخر میں ہے ה بے آواز ہے ۔ یہ بطور اسم اشارہ مذکر اور مونث دونوں کے لئے جمع کے صیغہ میں استعمال ہوتا ہے یعنی کسی چیز کی طرف توجہ مبذول کرواتا ہے اسکا ترجمہ 'یہ' ہے۔کلام میں سب سے پہلے یہ لفظ پیدایش ۲:۴ میں استعمال ہوا ہے۔

אֲשֶׁר آشیر (جنکا)

אֲשֶׁר آشیر۔اسٹرانگز عبر ۸۳۴ ۔حرف جار بمعنی جو، کیونکہ، جس طرح، جیسے وغیرہ۔کلام میں سب سے پہلے یہ لفظ پیدایش ۱:۷ میں استعمال ہوا ہے۔

אָנֹכִי آنوخی (میں)

אָנֹכִי آنوخی۔اسٹرانگز عبر ۵۹۵ ۔اسم ضمیر بمعنی ''میں'' انگریزی میں I ۔
میں کے لئے ایک اور لفظ انی אֲנִי بھی استعمال ہوتا ہے کلام میں سب سے پہلے یہ لفظ پیدایش ۳:۱۰ میں استعمال ہوا ہے۔

מְצַוְּךָ مِتصو یخا (حکم تجھے دیتا ہوں)

צָוָה تصاواہ۔اسٹرانگز عبر ۶۶۸۰ ۔اسکا مادہ صادے، واو، ہے (צוה) ہے جسکے معنی ہدایت دینا یا راہ نمائی ہیں۔
حکم یا فرمان کے لئے عبرانی لفظ مِتصواہ מִצְוָה اسی سے بنا ہے۔کلام میں سب سے پہلے یہ لفظ پیدایش ۲:۱۶ میں آیا ہے اور اسکا ترجمہ حکم (پیدایش ۲:۱۶ ، ۳:۲۲) ہدایت (پیدایش ۱۲:۲۰) وصیت (پیدایش ۱۸:۱۹) تاکید (پیدایش ۲۸:۱، ۲۸:۶ خروج ۱:۲۲) وغیرہ کیا گیا ہے۔

הַיּוֹם ہایوم (ال دن)

יוֹם یوم۔ اسٹرانگز عبر ۳۱۱۷۔ لفظ میں "ہا" بطور حرفِ تخصیص آیا ہے یہاں اس سے مراد مخصوص وقت ہے یعنی آج کا دن۔ لفظ یوم عبرانی ہی سے عربی اور اردو میں آیا ہے۔ کلام میں یوم، وقت کے ایک طویل عرصہ، ۲۴ گھنٹے، دن کے کسی ایک حصہ یا وقت کے طویل دورانیہ کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یہاں اس سے مراد آج کا دن ہے۔

עַל عل (اوپر)

עַל عل اسٹرانگز عبر ۵۹۲۱۔ یہ لفظ بطور حرف جار استعمال ہوتا ہے بمعنی اُوپر۔ یہ غالباً عبرانی عالاہ עָלָה (بمعنی اُٹھنا، بلند ہونا) کا مخفف ہے عربی اعلیٰ اسکا ہم معنی ہے۔ اسکے مادہ עלה اور دیگر سامی زبانوں میں اس مادہ سے بننے والے الفاظ میں بلندی، یا افضلیت کے معنی موجود ہیں۔

לְבָבֶךָ لیواویخا (دل کے تیرے)

לְבָב لیواو/لیباب۔ اسٹرانگز عبر ۳۸۲۴۔ اسے ہم پہلے دیکھ چکے ہیں۔ بمعنی دل، سمجھ، عقل وغیرہ۔

וְשִׁנַּנְתָּם وےشنّا نتام (اور تُو دُہرا اُنہیں)

שָׁנַן شانان۔ اسٹرانگز عبر ۸۱۵۰۔ 'وے' بطور حرف عطف استعمال ہوا ہے بمعنی 'اور' اس لفظ کے بنیادی معنی تیز کرنے یا سان لگانے کے ہیں۔ اور یہ زیادہ تر انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ یہاں اس سے مراد دہرانہ ہے جیسے تلوار کی دھار تیز کرتے ہوئے بار بار اس عمل کو دہرایا جاتا ہے۔ کلام میں سب سے پہلے یہ اسی آیت میں استعمال ہوا ہے اور اسکا ترجمہ ذہن نشین کرنا (استثنا ۶:۷) تیز (استثنا ۳۲:۴۱، زبور ۴۵:۵) چھِدنا وغیرہ کیا گیا ہے۔

לְבָנֶיךָ لیوانے خا(بیٹوں کوتیرے)

בֵּן بین۔اسٹرانگزعبر۱۱۲۱۔لفظ کےآغاز میں לְ حرف جار ہےبمعنی ''کو''۔بیتھ بناداغیش کے ہےاسی لئےآواز''ب'' کےبجائے'' و '' ہے۔لفظ بین عربی ابن سےکافی قریب ہےدونوں سےمراداولادیافرزند ہے۔

یہ عبرانی باناہ בָּנָה سے ماخوذ ہےجسکے بنیادی معنی بنانا ہیں۔لفظ بین کا بائبل میں استعمال بہت وسیع ہے یہ اولاد کے لئے (پیدائش۳:۱۶) بیٹے کے لئے (پیدائش۴:۱۷)اورنسلوں کے لئے (پیدائش۱۰:۱)استعمال ہوتا ہےکئی جگہ پوتے کے لئے بھی یہی لفظ استعمال ہوا ہے۔(پیدائش۲۹:۵)میں مجازاً بھی استعمال ہوا ہے۔جیسےلوگوں کے لئے پیدائش۲۹:۱کےعبرانی متن میں مشرق کے بیٹے ہے۔عمر کے لئے پیدائش۷:۶میں نوح چھ سو برس کا بیٹا تھاجب طوفان آیا۔جلاوطنوں کے لئےعزرا ۴:۱میں جلاوطنی کے بیٹے ہے۔یہ اسم معرفہ کےساتھ بھی استعمال ہوا ہےجیسے בִּנְיָמִין بنیمن ، בְּנָיָה بنایاہ وغیرہ۔

וְדִבַּרְתָּ وے دِبرتا(اورتوکہاکر)

דָּבַר دوار/دابار۔اسٹرانگزعبر۱۶۹۶۔اسےہم پہلے دیکھ چکے ہیں۔کلام، بات، الفاظ وغیرہ۔یہاں آغاز میں حرف عطف واو ہےبمعنی''اور''۔

בָּם بام(انکو)

בְּשִׁבְתְּךָ بےشِو تیخا(بیٹھنے میں تیرے)

יָשַׁב یاشاب۔اسٹرانگزعبر۳۴۲۷۔لفظ حرف جار בּ کےساتھ شروع ہورہا ہےبمعنی''میں''۔اورآخر میں ךָ لاحقہ ہےبمعنی تیرے۔اس لفظ کامادہ یودشین بے(ישב)جسکے بنیادی معنی کسی جگہ بسنے کے ہیں۔

کلام میں یہ لفظ سب سے پہلے پیدائش۴:۱۶میں آیا ہے اور اسکا ترجمہ بسنا (پیدائش۴:۱۶-۲:۱۱)رہنا (پیدائش ۴:۲۰)بیٹھنا(پیدائش۱:۱۸-۱:۱۹)وغیرہ کیاگیاہے۔

בַּדֶּרֶךְ بے ویتے خا(گھر میں تیرے)

בֵּית بیت۔اسٹرانگز عبر۱۰۰۴۔ یہاں یہ حرف جار ב سے شروع ہورہا ہے بمعنی ''میں'' بیتھ میں داغیش موجود نہیں اسی لئے آواز بیت نہیں ویت ہے آخر میں واحد مذکر کا لاحقہ ךָ ہے بمعنی تیرا۔لفظ بیت کے بنیادی معنی گھر یا گھرانہ کے ہیں۔ مقابلہ کریں عربی بیت سے۔ یہ کلام میں مختلف مفاہیم میں استعمال ہوا ہے کلام میں سب سے پہلے یہ لفظ پیدائش ۶:۱۴ میں استعمال ہوا ہے اور اسکا ترجمہ اندر (پیدائش ۶:۱۴) خاندان (پیدائش ۷:۱) گھر (پیدائش ۱۲:۱) گھرانہ (پیدائش ۱۸:۱۹) خانہ (پیدائش ۱۴:۱۴ خروج ۱۲:۲۹) وغیرہ کیا گیا ہے۔ یہ جگہوں کے نام میں بھی آتا ہے جیسے بیت ایل اور بیت لحم۔

וּבְלֶכְתְּךָ اُولیخ تے خا(اور چلنے میں تیرے)

הָלַךְ ہالاخ۔اسٹرانگز عبر۱۹۸۰۔لفظ حرف عطف ו سے شروع ہورہا ہے بمعنی ''اور'' اسکے بعد ב حرف جار ہے بمعنی ''میں'' آخر میں ךָ لاحقہ ہے بمعنی تیرا۔ہالاخ کے بنیادی معنی چلنے پھرنے کے ہیں کلام میں یہ لفظ سب سے پہلے پیدائش ۲:۱۴ میں استعمال ہوا ہے اور اسکا ترجمہ جانا (پیدائش ۲:۱۴) پھرنا (پیدائش ۳:۸) چلنا (پیدائش ۵:۲۲) ہم سفر (پیدائش ۱۳:۵) وغیرہ کیا گیا ہے۔

בַּדֶּרֶךְ وادیریخ (راہ میں)

דֶּרֶךְ دیریخ۔اسٹرانگز عبر۱۸۷۰۔لفظ حرفِ جار ב سے شروع ہورہا ہے بمعنی ''میں'' داغیش کی عدم موجودگی کی وجہ سے تلفظ (با) بجائے (وا) ہے۔اسکا مادہ دالتھ، ریش، کاف (דרך) ہے جسکے بنیادی معنی۔تراشنے یا تاننے کے ہیں۔ قدیم ادوار میں راہ زمین کے کسی حصے کو تراش کر بنائی جاتی تھی۔ یہ کلام میں سب سے پہلے ۳:۲۴ میں استعمال ہوا ہے اور اسکا ترجمہ، راہ (پیدائش ۳:۲۴) سڑک (۱سموئیل ۱۳:۱۸) راستہ (۱سلاطین ۸:۴۴) سفر (پیدائش ۲۴:۲۱، ۳۰:۳۶) اکثر سمت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ترجمہ ''طرف'' کیا گیا ہے۔جیسے حزقی ایل ۸:۵ میں ''شمال کی راہ'' کا ترجمہ شمال طرف آنکھ اُٹھا کیا گیا ہے۔

וּבְשָׁכְבְּךָ اُوشاخبے خا (اور لیٹنے میں تیرے)

שָׁכַב شاخاب۔اسٹرانگز عبر ۷۹۰۱۔آغاز میں ו حرف عطف ہے بمعنی ''اور'' اسکے بعد ב حرف جار ہے بمعنی ''میں یا اندر'' آخر میں ךָ لاحقہ ہے بمعنی تیرے۔شین،کاف،بیتھ שכב کے بنیادی معنی دراز ہونے یا لیٹنے کے ہیں۔ کلام میں یہ لفظ سب سے پہلے پیدایش ۱۹:۴ میں استعمال ہوا ہے اور اسکا ترجمہ لیٹنا (پیدایش ۱۹:۴، ۲۸:۱۳) سونا (پیدایش ۳۰:۱۵، ۴۷:۳۰) آرام کرنا (ایوب ۱۱:۱۸) دم لینا (۳۰:۱۷) مزاجی معنوں میں اسکا ترجمہ ہم بستر ہونا (پیدایش ۱۹:۳۲) مباشرت کرنا (پیدایش ۲۶:۴ خروج ۲۲:۱۹) وغیرہ کیا گیا ہے۔

וּבְקוּמֶךָ اُوکومیخا (اور اٹھنے میں تیرے)

קוּם قوم۔اسٹرانگز عبر ۶۹۶۵۔آغاز میں ו بطور حرف عطف ہے اور معنی ''اور'' ہیں اسکے بعد ב حرف جار ہے۔ بمعنی ''میں،اندر'' اور آخری ךָ لاحقہ ہے۔ اسکا مادہ قوف،واو،میم (קום) ہے جسکے معنی اُٹھنا یا کھڑا ہونے کے ہیں (مقابلہ کریں عربی قیام،قائم سے)۔یہ لفظ سب سے پہلے پیدایش ۴:۸ میں استعمال ہوا ہے۔لفظ قوم کتاب مقدس میں مختلف مفاہیم میں استعمال ہوا ہے جیسے اُٹھنا (پیدایش ۱۳:۱۷، ۱۹:۲۷) قائم کرنا (پیدایش ۶:۱۸، ۹:۱۸) برپا ہونا (استثنا ۱۸:۱۵ یشوع ۵:۷، قضاۃ ۲:۱۶) ٹھہرنا (احبار ۲۷:۱۴، ۲۷:۱۷ گنتی ۳۰:۴) پورا کرنا (پیدایش ۲۶:۳، استثنا ۹:۵) وغیرہ۔

וּקְשַׁרְתָּם اوقشرتام (اور تُو باندھ انہیں)

קָשַׁר قاشار۔اسٹرانگز عبر ۷۱۹۴۔آغاز میں ו حرف عطف ہے بمعنی ''اور''۔اسکا مادہ قوف،ریش،تاوَ קשר ہے جسکے معنی باندھنا یا مظبوط کرنا ہیں کلام میں یہ لفظ سب سے پہلے پیدایش ۳۰:۴۱ میں استعمال ہوا ہے اور اسکا ترجمہ مظبوط ہونا (پیدایش ۳۰:۴۱-۴۲) باندھنا (پیدایش ۳۸:۲۸ استثنا ۱۱:۱۸) وابستہ ہونا (پیدایش ۴۴:۳۰) سازش کرنا (۱سموئیل ۲۲:۸، ۲۲:۱۳ کسی کے خلاف کوئی بات باندھنا) وغیرہ کیا گیا ہے۔

לְאוֹת لے اوتھ (نشان کے لئے)

אוֹת اوتھ۔اسٹرنگز عبر ۲۲۶۔ آغاز میں לְ حرف جار ہے بمعنی کیلئے،بطور،کا/ کی۔

اوتھ کا مادہ آلف، واو، تاؤ(אות) ہے جسکے بنیادی معنی اشارہ یا نشان کے ہیں۔کلام میں مقدس میں یہ لفظ سب سے پہلے پیدایش ۱:۱۴ میں استعمال ہوا ہے اور اسکا ترجمہ نشان (پیدایش ۱:۱۴، ۴:۱۵، ۹:۱۲) معجزہ (خروج ۴:۸ گنتی ۱۴:۲۲) وغیرہ کیا گیا ہے۔یہاں اسکا ترجمہ بطور نشان ہے۔

עַל عل (اوپر)

עַל عل اسٹرانگز عبر ۵۹۱۲۔اسے ہم پہلے دیکھ چکے ہیں بمعنی ''اوپر''۔ یہاں اسے مقیف لگا کر اگلے لفظ یادیخا کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔

יָדְךָ یادیخا (ہاتھ کے تیرے)

יָד یاد۔اسٹرانگز عبر ۳۰۲۷۔لفظ کے آخر میں ךָ لاحقہ ہے بمعنی تیرا۔اسکا مادہ یود، دالتھ (יד) ہے جسکے معنی ہاتھ کے ہیں مقابلہ کریں عربی ید سے ۔کلام میں یہ لفظ سب سے پہلے پیدایش ۳:۲۲ میں استعمال ہوا ہے اور اسکا ترجمہ ہاتھ (پیدایش ۴:۱۱، ۵:۲۹) قوت (استثنا ۳۲:۳۶ یشوع ۸:۲۰ یہاں ترجمہ بس نہ چلنا کیا گیا ہے جسکے معنی بھی قوت کا نہ ہونا ہیں)اور کنارہ (گنتی ۱۳:۲۹، ۳۴:۳) وغیرہ کیا گیا ہے۔

וְהָיוּ وے ہایو (اور ہوں وہ)

הָיָה ہایاہ۔اسٹرانگز عبر ۱۹۶۱ ۔اسے ہم پہلے دیکھ چکے ہیں۔

לְטֹטָפֹת لےطوطافوت (ٹیکوں کیلئے)

טוֹטָפוֹת طوطافوت۔ اسٹرانگز عبر ۲۹۰۳۔ لفظ کے شروع میں לְ حرف جار ہے بمعنی "بطور، کیلئے، کے، کا"۔
طوطافوت کا ترجمہ ہمیشہ ماتھے کا ٹیکا کیا گیا ہے (خروج ۱۳:۱۶ استثنا ۶:۸ اور ۱۱:۱۸) اہل یہود کے ہاں ماتھے کے ٹیکوں کو تفیلین
תְּפִלִּין کہا جاتا ہے یہ چوکور ڈبیا نما تعویز ہے جسے چمڑے کے تسموں کی مدد سے ہاتھ اور ماتھے پر باندھا جاتا
ہے۔ نئے عہد نامہ میں مسیح نے بھی انکا ذکر کیا متی ۲۳:۵۔

בֵּין بین (درمیان)

בֵּין بَین۔ اسٹرانگز عبر ۹۹۶۔ یہ بطور حرف جار استعمال ہوتا ہے بمعنی درمیان۔ مقابلہ کریں عربی مابین (درمیان میں) اور
بین (درمیان، بیچ)۔ کلام میں سب سے پہلے یہ لفظ پیدائش ۱:۴ میں استعمال ہوا ہے۔

עֵינֶיךָ عینے خا (آنکھوں کے تیرے)

עַיִן عاین۔ اسٹرانگز عبر ۵۸۶۹۔ لفظ کے آخر میں ךָ لاحقہ ہے بمعنی تیرے۔
لفظ عاین عربی عین کا ہم معنی اور ہم آواز لفظ ہے اور دونوں کے معنی جسم کے اس عضوء کے ہیں جس کی مدد سے انسان دنیا کو
دیکھتا ہے۔ یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کے عبرانی، عربی اور فارسی میں آنکھ اور تالاب کیلئے ایک ہی لفظ استعمال ہوتا ہے۔
کلام میں یہ لفظ سب سے پہلے پیدائش ۳:۴ میں استعمال ہوا ہے۔

וּכְתַבְתָּם اوختاوتام (اور تُو لکھ انہیں)

כָּתַב کاتاب۔ اسٹرانگز عبر ۳۷۸۹۔ لفظ کے آغاز میں حرف عطف וּ ہے بمعنی "اور"۔ כ کی آواز داغیش نہ ہونے
کی وجہ سے خ ہے۔ اسکا مادہ کاف، تاؤ، بیتھ כתב جسکے بنیادی معنی کندہ کرنے یا لکھنے کے ہیں قدیم زمانہ میں پتھروں کو
میخوں سے تراش کر اُن پر تحریر کندہ کی جاتی تھی۔ כָּתַב کا استعمال دیگر سامی زبانوں کی طرح عبرانی میں بھی لکھنے کے
سلسلے میں ہوتا ہے مقابلہ کریں عربی کتب سے۔ کلام میں یہ لفظ سب سے پہلے خروج ۱۷:۱۴ میں آیا ہے۔

עַל عل (اوپر)

עַל عل اسٹرانگز عبر ۵۹۱۲۔ اسے ہم پہلے دیکھ چکے ہیں بمعنی ''اوپر''۔

מְזֻזוֹת میزوزوتھ (چوکھٹوں کے)

מְזוּזָה میزوزاہ۔ اسٹرانگز عبر ۴۲۰۱۔ لفظ کے آخر میں וֹת مونث جمع کا صیغہ ہے۔

لفظ میزوزاہ کے معنی دروازے کا وہ حصے ہیں جسے عام اصطلاح میں فریم یا چوکٹھا کہا جاتا ہے۔ اہل یہود اس حکم اور استثنا ۱۱: ۲۰ کو مقدس کاغذ پر لکھ کر اپنے دروازوں کی چوکھٹوں پر لگاتے ہیں۔ اس ڈبیہ کو بھی جس میں یہ آیات مقدسہ ہوتی ہیں اس لفظ کی نسبت سے میزوراہ کہا جاتا ہے۔ کلام میں یہ سب سے پہلے خروج ۱۲: ۷ میں آیا ہے اور اسکا ترجمہ دروازے کے بازو (خروج ۱۲: ۷، ۱۲: ۲۲-۲۳) چوکھٹ (خروج ۲۱: ۶) دروازے کے ستون (حزقی ایل ۴۱: ۲۱، ۴۵: ۱۹) وغیرہ کیا گیا ہے۔

בֵּיתֶךָ بیتے خا (گھر کی تیری)

בַּיִת بیت۔ اسٹرانگز عبر ۱۰۰۴۔ اسے ہم پہلے دیکھ چکے ہیں بمعنی گھر، مکان، گھرانہ۔ لفظ کے آخر میں ךָ مذکر ضمیر کا لاحقہ ہے بمعنی تیرا۔

וּבִשְׁעָרֶיךָ اُوِشعاریخا (اور پھاٹکوں میں تیرے)

שַׁעַר شاعار۔ اسٹرانگز عبر ۸۱۷۹۔ لفظ کے آغاز میں ו حرف عطف ہے بمعنی ''اور'' اسکے بعد حرف جار ב بمعنی ''میں'' بنا داغیش کے ہے اس لئے آواز بی کے بجائے وی ہے۔ اور آخر میں لاحقہ ךָ ہے بمعنی تیرے۔

لفظ شاعار کے بنیادی معنی کسی کھلی یا عیاں چیز کے ہیں۔ دروازہ یا پھاٹک اسی کی عکاسی کرتا ہے۔ کلام میں یہ لفظ سب سے پہلے پیدایش ۱۹: ۱ میں نظر آتا ہے اور اسکا ترجمہ دروازہ (پیدایش ۱۹: ۱ پیدایش ۲۳: ۱۰) پھاٹک (پیدایش ۲۲: ۱۷، ۲۴: ۶۰) شہر (روت ۳: ۱۱) وغیرہ کیا گیا ہے۔

حُکمِ عظیم

۴)تُوسُن اے اِسرائیل یہوواہ ہماراخُدا ایک ہی یہوواہ ہے۔

۵)تُو اپنے سارے دل اوراپنی ساری جان اوراپنی ساری طاقت سے یہوواہ اپنے خُدا سے محبت رکھ

۶)اور یہ باتیں جنکاحکم آج میں تجھے دیتاہوں تیرے دل پر نقش رہیں

۷)اورتُو انکواپنی اولاد کے ذہن نشین کرنااور گھر بیٹھےاورراہ چلتے اور لیٹتے اوراُٹھتے وقت اُنکاذکر کیا کرنا۔

۸)اورتُو نشان کےطور پرانکواپنے ہاتھ پر باندھنااوروپ تیری پیشانی پرٹیکوں کی مانندہوں

۹)اورتُو انکواپنے گھر کی چوکھٹوں اوراپنے پھاٹکوں پرلکھنا۔

۴)توسن اسرائیل یہوواہ ہماراخُدا ایہوواہ ایک ہے۔

مبارک ہے نام اسکی جلالی بادشاہت کا ہمیشہ سے ہمیشہ تک۔

۵)اورتو محبت کر یہوواہ تیرے خُداکوسارے تیرے میں،اورسارے تیرے نفس میں اورساری تیری طاقت سے۔

۶)اورہوں باتیں یہ جنکامیں تجھے حکم دیتاہوں آج کہ دن اوپر دل کے تیرے۔

۷)اورتو دہرااُنہیں اپنے بیٹوں کہ اورکہا کرانکو بیٹھنے میں تیرے، گھر میں تیرے اور چلنے میں تیرے راہ میں

اور لیٹنے میں تیرےاوراُٹھنے میں تیرے۔

۸)اورتو باندھ انہیں نشان کے لئے اوپر ہاتھ کے تیرے اوروہ ہوں ٹیکوں کے لئے درمیان آنکھوں کے تیرے۔

۹)اورتو لکھ انہیں اوپر چوکھٹوں کے گھر کی تیری اور پھاٹکوں میں تیرے۔

۴)شیماع یسرائیل یہوواہ ایلوہینو یہوواہ اِخاد

باروخ شیم کیودھ مالخوتو لےعولام واعید

۵)وےآحوتا ایتھ یہوواہ ایلوہیخا بےخول لے باویخا اُب خول نفشے خا اُب خول میودے خا

۶)وے ہایو ہادّیواریم ہااِیلّے اشیرآنوخی متصویخا ہایوم عل لے باویخا

۷)وےشن نّتام لیوانے خا وے دِبرتا بام بےشِوتے خا بےویتے خا اُب لیخ تے خاوادیریخ اُب شاخبے خا اُب کُوبے خا

۸)اُوقشرتام لےاُوتھ عل یادیخا وے ہایُو لےطوطافوتھ بےن عینے خا

۹)اُوخ یتوتام عل میزُوزوتھ بےتھے خا اُوِشیعاریخا

استثنا6:4-9

کتابیات

قاموس الکتاب، ایف ایس خیراللہ، مسیحی اشاعت خانہ ۶۳ فیروز پور روڈ لاہور۔

عبرانی خُود سیکھیے، ایف ایس خیراللہ، گجرانوالہ اوپن تھیولاجیکل سمینری گجرانوالہ۔

بائبل مقدس، انارکلی بازار لاہور۔

بائبل مقدس کی مطالعاتی اشاعت، پاکستان بائبل سوسائٹی، انارکلی باراز لاہور،

1) The Living Words Vol, 1 Jeff A, Banner.

2) Hebrew And English Lexicon Of The Old Testament From The Latin Of Wilhelm Gesenius, By Edward Robinson 18 Edition. Croker And Brewster 1865.

3) Hebrew English Transliterated Bible, Hebrew World, Scottsdale, Arizona, USA

4) A Hebrew Grammar For Beginners, Robert Dick Wilson, W, Drugulin, Leipzig 1908.

5) Vine's Complete Expository Dictionary Of Hebrew Words, 1940

6) Biblical Hebrew, A Student Grammar, John A, Cook, Robert D Homstedt, 2009

7) Learning To Read Biblical Hebrew, Robert Ray Ellis, Baylor University Press, Waco, Texas USA 2006.

8) Learn To Read Biblical Hebrew, Vol 1 Jeff A Banner, 2007

9) Learn To Read Biblical Hebrew, Vol 2, Jeff A Banner, 2011

10) Article Of Rabbi Walter Homolka, On The Meaning Of Baruch.

11) Strong's Exhaustive Concordance, James, Strong, 1890.

عبرانی حروفِ تہجی

عبرانی	اردو مماثل	نام	عبرانی	اردو مماثل	نام
א	ا	آلیف	ל	ل	لامدھ
ב	ب	بیتھ	מ	م	میم
ג	گ	گیمل	נ	ن	نون
ד	د	دالتھ	ס	ص/س	سامیخ
ה	ہ/ح	ہے	ע	ع	عاین
ו	و	واو	פ	پ/ف	پے
ז	ز	زین	צ	ص	صادے
ח	خ	خیتھ	ק	ق	قوف
ט	ط	طیتھ	ר	ر	ریش
י	ی/ے	یود	ש	شین/سین	شین
כ	ک/خ	کاف	ת	ت	تاؤ

عبرانی حروفِ تہجی کو یاد کرنے کا طریقہ

א, ב, ג, ד آلیف، بیتھ، گیمل، دالتھ،	ابجد
ה, ו, ז ہے، واو، زین	ہوز
ח, ט, י خیتھ، طیتھ، یود	خطی
כ, ל, מ, נ کاف، لامدھ، میم، نون	کلمن
ס, ע, פ, צ سامخ، عین، پے، صادے	سفعض
ק, ר, ש, ת قوف، ریش، شین، تاؤ	قرشت

مندرجہ بالا چھ الفاظ، ابجد، ہوز، خطی، کلمن، سعفص، اور قرشت کو یاد کر کہ عبرانی حروف تہجی کو آسانی سے یاد کیا جا سکتا ہے۔
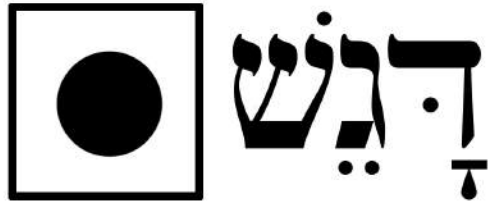
عبرانی میں اِس نُقطے کو داگیش کہتے ہیں۔ جن تہجیوں پر یہ نُقطہ آتا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

بیتھ، گیمل، دالتھ، کاف، پے، تاؤ۔

اِن تہجیوں کو اِس نُقطے کے بغیر لکھا جانے پر اِن حروف کی آواز بدل جاتی ہے۔

داگیش کے ساتھ		داگیش کے بغیر	
ب	בּ	و	ב
گ	גּ	غ	ג
د	דּ	دھ	ד
ک	כּ	خ	כ
پ	פּ	ف	פ
ت	תּ	تھ	ת

یاد رہے کہ مندرجہ بالا حروف اور حلقی حروف א، ה، ח، ע، اور ר کے علاوہ اگر یہ نقطہ کسی تہجی میں آئے تو یہ تشدید کا کام دے گا۔

جدید عبرانی میں اب صرف בּ، כּ، פּ، کی آواز میں امتیاز کیا جاتا ہے גּ، דּ، תּ، کی آواز بنا داگیش کے بھی تبدیل نہیں ہوتی

ہم شکل حروف

عبرانی زبان میں چند حروف کی شکل کچھ کچھ ایک جیسی ہوتی ہے جس سے نئے سیکھنے والوں کو مشکل ہوتی ہے یہ ذیل میں درج ہیں انہیں ذہن نشین کرنا فائدمند ہوگا۔

	نون سوفیت	ן	واو	ו	یود	י	
	صادے سوفیت	ץ	صادے	צ	عین	ע	
	کاف سوفیت	ך	دالتھ	ד	ریش	ר	
	تاؤ	ת	خیتھ	ח	ہے	ה	
	پے	פ	کاف	כ	بیتھ	ב	
	سین	שׂ			شین	שׁ	
	میم سوفیت	ם			سامیخ	ס	
	میم	מ			طیتھ	ט	
	نون	נ			گیمل	ג	

عبرانی زبان میں پانچ حروف ایسے ہیں جو کسی لفظ کے آخر میں آنے پر اپنی اشکال تبدیل کر لیتے ہیں۔
انہیں سوفیت کہا جاتا ہے تاہم الفاظ کے آخر یا شروع میں آنے پر انکی صرف شکل تبدیل ہوتی ہے آواز نہیں یہ درجہ ذیل ہیں۔

کاف، میم، نون، فے، صادے

کاف ابتدائی	כ	ך	کاف سوفیت
میم ابتدائی	מ	ם	میم سوفیت
نون ابتدائی	נ	ן	نون سوفیت
پے ابتدائی	פ	ף	پے سوفیت
صادے ابتدائی	צ	ץ	صادے سوفیت

سوفیت کی مثالیں

یادیخا	יָדֶךָ	כָּל	کول
شیم	שֵׁם	שְׁמַע	شیماع
بین	בֵּן	נָבִיא	نابی
آف	אַף	פָּארָן	فاران
مِتصوت	אֶרֶץ	מִצְוֹת	اریص

عبرانی حروف تہجی لکھنے کا طریقہ

א آلیف	ב بیتھ	ג گیمل	ד دالتھ
ה ہے	ו واو	ז زین	ח خیتھ
ט طیتھ	י یود	כ کاف	ך کاف سوفیت
ל لامدھ	מ میم	ם میم سوفیت	נ نون
ן نون سوفیت	ס سامیخ	ע عین	פ پے
ף پے سوفیت	צ صادے	ץ صادے سوفیت	ק قوف
ר ریش	ש شین	ת تاؤ	

جدید اور قدیم عبرانی کا چارٹ

عدد	قدیم شکل	جدید شکل	آواز	نام	قدیم رسم الخط	قدیم معنی
۱		א	ا	آلیف	بیل	مظبوط/رہنما
۲		ב	ب	بیتھ	گھر/خیمہ	گھرانہ/اندر
۳		ג	گ	گیمل	پیر	چلنا/پیر/اونٹ
۴		ד	د	دالیتھ	دروازہ	دروازہ/راہ
۵		ה	ہ/ح	ہے	بازو	دم/ظاہر ہونا/دیکھنا/غور کرنا
۶		ו	و	واو	میخ/کیل	میخ/کیل
۷		ז	ز	زین	پھاوڑا/ہتھوڑا	کاٹنا/ہتیار
۸		ח	خ	خیتھ	خیمہ کی دیوار	خیمہ کی دیوار/باڑ/تقسیم کرنا
۹		ט	ط	طیتھ	ٹوکری	سانپ/ٹوکری/اردگرد
۱۰		י	ی/ے	یود	ہاتھ	ہاتھ/کام/محنت
۲۰		כך	ک/خ	کاف	ہتھیلی	ہتھیلی/کھولنا
۳۰		ל	ل	لامدھ	عصا	سیکھنا/حکومت/اختیار/جوا
۴۰		מם	م	میم	پانی	پانی/بے ترتیب/مظبوط
۵۰		נן	ن	نون	بیج	بیج/حرکت/برقرار
۶۰		ס	س/ص	سامیخ	تاج	سہارا/تاج/حمایت
۷۰		ע	ع	عین	آنکھ	آنکھ/تجربہ/نظر کرنا
۸۰		פף	پ/ف	پے	منہ	لفظ/کلام/منہ
۹۰		צץ	ص	صادے	آدمی کا پہلو	ضرورت/خواہش
۱۰۰		ק	ق	قوف	سورج	طلوع آفتاب/اُبھرنا/دائرہ
۲۰۰		ר	ر	ریش	آدمی کا سر	سر/پہلا/شروعات
۳۰۰		שׁשׂ	ش/س	شین/سین	دانت	کھانا/تباہ کرنا/خرچ کرنا
۴۰۰		ת	ت	تاوَ	صلیب	نشان/عہد/اشارہ

שמע ישראל יהוה אלהינו יהוה אחד

سُن اے اسرائیل ! خداوند ھمارا خدا ایك ھی خداوند ھے ۔

A Product Of

GVS

Www.Facebook.Com/GoldenVerses